بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الفضل بیدِ اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

جسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم الجمعرات

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴	۱۴ ؍ رجب ۱۳۹۰ھ ۔ ۱۷ ؍ تبوک ۱۳۴۹ ہش ۔ ۱۷ ؍ ستمبر ۱۹۷۰ء	نمبر ۲۱۳

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مؤمن کو خدا تعالیٰ سے بڑھ کر اور کوئی شئے پیاری نہیں ہوتی

اُس کی تمام مُراد خدا ہی خدا ہوتا ہے اور وہ راضیۃ مّرضیّۃ کی بشارت کا مصداق قرار پاتا ہے

"جس کا دل مُردہ ہو وہ خوشی کا مدار صرف دُنیا کو رکھتا ہے مگر مومن کو خدا تعالیٰ سے بڑھ کر اور کوئی شئے پیاری نہیں ہوتی جس نے یہ نہیں پہچانا کہ ایمان کیا ہے اور خدا کیا ہے وہ دنیا سے کبھی آگے نکلتے ہی نہیں ہیں۔ جب تک دنیا ان کے ساتھ ہے تب تک تو سب سے خوشی سے بولتے ہیں، بیوی سے بھی خندہ پیشانی سے پیش آتے ہیں مگر جس دن دنیا گئی تو سب سے ناراض ہیں مُنہ سُوجا ہوُا ہے ہر ایک سے لڑائی ہے گلہ ہے شکوہ ہے حتّٰی کہ خدا تعالےٰ سے بھی ناراض ہیں۔ تو پھر خدا تعالیٰ ان سے کیسے راضی رہے وہ بھی پھر ناراض ہو جاتا ہے۔

مگر بڑی بشارت مومن کو ہے یا ایّتھا النّفس المطمئنّۃ ارجعی الی ربّک راضیۃ مّرضیّۃ اے نفس جو کہ خدا تعالیٰ سے آرام یافتہ ہے تو اپنے ربّ کی طرف راضی خوشی واپس آ۔ اس خوشی میں ایک کافر ہرگز شریک نہیں ہے۔ راضیۃً کے معنے یہ ہیں کہ وہ اپنی مرادات کوئی نہیں رکھتا کیونکہ اگر وہ دنیا سے خلاف مرادات جاوے تو پھر راضی تو نہ گیا۔ اسی لئے اس کی تمام مُراد خدا ہی خدا ہوتا ہے۔ اس کے مصداق صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں کہ آپؐ کو یہ بشارت ملی۔ اذا جاء نصر اللہ والفتح اور الیوم اکملت لکم دینکم۔ بلکہ مومن کی خلافِ مرضی تو اس کی نزع (جان کنی) بھی نہیں ہُوا کرتی ... غرضکہ راضیۃً مّرضیّۃً صرف مومنوں کے لئے ہے۔ دنیا میں بڑے بڑے مالداروں کی موت سخت نامرادی سے ہوتی ہے دنیا دار کی موت کے وقت ایک خواہش پیدا ہوتی ہے اور اسی وقت اُسے نزع ہوتی ہے۔ یہ اِس لئے ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہوتا ہے کہ اس وقت بھی اُسے عذاب دیوے اور اس کی حسرت کے اسباب پیدا ہو جاتے ہیں تاکہ انبیاء کی موت جو کہ راضیۃً مّرضیّۃً کی مصداق ہوتی ہے اس میں اور دُنیا دار کی موت میں ایک بیّن فرق ہو۔ دنیا دار کتنی ہی کوشش کرے مگر اسکی موت کے وقت حسرت کے اسباب ضرور پیش ہو جاتے ہیں۔ غرضکہ راضیۃً مّرضیّۃً کی موت مقبولین کی دولت ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم ص ۶۴، ۶۵)

اخبارِ احمدیہ

• سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق پچھلے دنوں ایبٹ آباد سے جو اطلاع موصول ہوئی تھی اس کے مطابق کچھ دنوں سے حضور کی طبیعت بلڈ پریشر میں کمی کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

حضور کی حرمِ محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

• محترم ملک غلام فرید صاحب لاہور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ممتاز خدام میں سے ہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایک لمبا عرصہ خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائی ہے اور اسی خدمت میں آپ کی زندگی بسر ہوئی ہے۔ آپ کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ کثرت البول کا عارضہ تکلیف دہ صورت اختیار کر گیا ہے اور کمزوری بڑھتی جا رہی ہے۔ تمام احباب سے درخواست ہے کہ آپ کی صحت اور تندرستی کے لئے دردِ دل سے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

(رحمت اللہ خاں شاکر ۔ پورن نگر سیالکوٹ)

• میری والدہ محترمہ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ محترم خواجہ محمد امین صاحب آف سمبڑیال عرصہ ڈیڑھ ماہ سے معدہ اور انتڑیوں میں ورم کی وجہ سے سخت بیمار ہیں اب لاہور گنگا رام ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔ بزرگانِ سلسلہ اور احبابِ جماعت سے دردمندانہ درخواست ہے کہ دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(قیصرہ بلقیس اہلیہ ڈاکٹر مجید اللہ خاں آف لاہور)

انصار اللہ کا مرکزی سالانہ اجتماع

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا پندرھواں سالانہ اجتماع مورخہ ۲۳-۲۴-۲۵ اخاء/ اکتوبر بروز جمعہ، ہفتہ و اتوار ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ آپ خود بھی اجتماع کے لئے تشریف لائیں اور دوسرے دوستوں کو بھی زیادہ سے زیادہ تعداد میں ہمراہ لانے کی کوشش فرمائیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

حضور ایدہ اللہ سے ملاقاتوں کے متعلق ضروری اطلاع

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقاتیں تا اطلاع ثانی بند رہیں گی۔ اتوار کو بھی ملاقاتیں نہیں ہوں گی۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۷ تبوک ۱۳۴۹ ہش

اِسلامی تہذیب کا غلبہ اور ہماری ذمہ داریاں

(۲)

اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ خدائی منشاء اور ارادہ کے بموجب مغرب کی مادی تہذیب کے مٹنے اور اس کی جگہ حقیقی اسلامی تہذیب کے غالب آنے میں ہمارا بھی حصہ ہو اور اس طرح ہم عنداللہ سرخرو اور فائز المرام ٹھہریں تو ہماری دوسری اہم ذمہ داری یہ ہے کہ ہم اسلامی معاشرت، اسلامی ثقافت اور اسلامی تمدن کو اِس درجہ اپنائیں اور اس کی روح یعنی تعلق باللہ اور روحانیت میں اِس درجہ ترقی کریں کہ ہمارے اندر قوتِ جذب یا دوسروں پر اپنا اثر ڈالنے اور خود ان کی زندگیوں میں انقلاب پیدا کرنے کی اہلیت پیدا ہو جائے۔ اس کے بغیر ہم مغربی تہذیب کا زور ٹوٹنے پر دوسروں کو اسلامی تہذیب کا گرویدہ بنانے میں کامیاب نہیں ہوسکتے اگر ہمارے اندر قوتِ جذب پیدا ہو جائے تو دوسرے لوگ از خود اسلام کی ابدی صداقتوں کو قبول کر کے ہماری تقلید میں اسلامی تہذیب کو اختیار کرتے چلے جائیں گے اور ان کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہ رہے گا کہ وہ بھی ہمارے ہی رنگ میں رنگین ہو جائیں۔

یہ قوتِ جذب اللہ تعالیٰ کے ماموروں، مُرسلوں، خلفاء اور اولیاء اللہ کو علیٰ قدر مراتب بدرجۂ اولیٰ حاصل ہوتی ہے اور جہاں تک ان کا تعلق ہے اسے قوتِ قدسیہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اِس قوتِ جذب سے ماموروں، مُرسلوں اور خلفاءِ حقّہ کی کامل پیروی و اطاعت اور ان کے ساتھ محبت و اخلاص اور صدق و وفا کا تعلق استوار رکھنے کے نتیجہ میں مومنوں کو بھی علیٰ قدر مراتب حصّہ ملتا ہے۔ اور اِسی قوتِ جذب کے طفیل وہ حق و صداقت کو دُنیا میں پھیلانے، لوگوں کو راہِ راست پر لانے اور ان کی زندگیوں میں ایک انقلاب برپا کر دکھانے میں کامیاب ہوتے ہیں۔ اِسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جنہوں نے اپنی قوتِ قدسیہ کی مدد سے اپنے صحابہ کی زندگیوں میں انقلابِ عظیم برپا کر دکھایا تھا دوسرے احمدیوں کو بھی اپنے اندر قوتِ جذب پیدا کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اگر ایک آدمی بھی متّقی اور صالح کسی مقام پہ ہو جو اشاعتِ حق کیلئے پورا جوش رکھتا ہو تو خدا تعالیٰ اس کے اندر قوتِ جاذبہ پیدا کر دیتا ہے اور وہ ایک جماعت بنا ہی لیتا ہے کیونکہ مومن کبھی اکیلا نہیں رہ سکتا۔ یہ نہیں کہ صرف معجزات کے ذریعہ سے ہی لوگوں پر حجّت پوری کی جاتی ہے بلکہ مومن میں خدا تعالیٰ نے ایک قوّتِ جذب رکھی ہے۔ سعید لوگ اس کی طرف کھینچے جاتے ہیں۔۔۔۔ (الغرض) مومن میں قوتِ جاذبہ ضرور ہوتی ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صہ ۱۹۹)

پھر اِسی قوتِ جذب یا اثراندازی کی اہلیت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے روحانی حُسن سے بھی تعبیر کیا ہے اور فرمایا ہے روحانی حُسن ظاہری حُسن سے کہیں بڑھ کر دوسروں کو اپنا گرویدہ بناتا اور اس طرح انہیں بھی حُسن کی دولت سے مالا مال کر دکھاتا ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام جماعتِ احمدیہ کے افراد کو اپنے اندر یہی روحانی حُسن بالفاظِ دیگر قوتِ جاذبہ پیدا کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدق سے قدم اُٹھاتا ہے اس کو عظیم الشان طاقت اور خارق عادت قوت دی جاتی ہے۔ مومن کے دل میں ایک جذب ہوتا ہے کہ جس سے قوّتِ جاذبہ کے ذریعہ وہ دوسروں کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ مَیں نہیں سمجھ سکتا کہ اگر تم میں جذبِ محبت خدا تعالیٰ کی راہ میں کافی ہو تو پھر کیوں لوگ تمہاری طرف نہ کھنچے آویں اور کیوں تم میں ایک مقناطیسی طاقت نہ ہو جاوے۔ دیکھو قرآن میں سورۂ یوسف میں آیا ہے وَلَقَدْ ھَمَّتْ بِہٖ وَ ھَمَّ بِھَا لَوْلَا اَنْ رَّاٰ بُرْھَانَ رَبِّہٖ یعنی جب زلیخا نے یوسف کا قصد کیا یوسف بھی زلیخا کا قصد کرتا اگر ہم حائل نہ ہوتے۔ اب ایک طرف تو یوسف جیسا متقی ہے اور اس کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ وہ نبی زلیخا کی طرف مائل ہو ہی چکا تھا اگر ہم نہ روکتے۔ اس میں یہ سِرّ ہے کہ انسان میں ایک کششِ محبّت ہوتی ہے۔ زلیخا کی کششِ محبت اِسقدر غالب آئی تھی کہ اس کشش نے ایک متقی کو بھی اپنی طرف کھینچ لیا۔ سو جائے شرم ہے کہ ایک عورت میں جذب اور کشش اِس قدر ہو کہ اس کا اثر ایک مضبوط دل پر ہو جاوے اور ایک شخص جو مومن ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اس میں جذبِ محبّتِ الٰہی اِس قدر نہ ہو کہ لوگ اس کی طرف کھنچے چلے آویں۔ یہ عذر قابلِ پذیرائی نہیں کہ زبان میں یا وعظ میں اثر نہیں۔ اصلی نقصان قوتِ جاذبہ میں ہے۔ جب تک وہ کامل نہیں تب تک زبانی خالی باتوں سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صہ ۳۰)

پھر اسی قوتِ جذب اور دوسروں پر اثرانداز ہونے کی اہلیت کو اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں نور سے تشبیہہ دی ہے اور واضح کیا ہے کہ اِس نور کے طفیل جہاں خود مومن روحانیت میں ترقی کرتے چلے جاتے ہیں وہاں دوسرے ان کی زندگیوں میں چمکنے والے اِس نور کو دیکھ کر ان کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں اور ہدایت کی طرف قدم بڑھانا ان کیلئے آسان ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ مومنوں سے اس نے وعدہ فرمایا ہے کہ وَیَجْعَلْ لَّکُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِہٖ (الحدید آیت ۲۹) یعنی خدا تمہارے لئے نور پیدا کر دے گا جس کی روشنی میں تم چلوگے۔ نیز سچے اور حقیقی مومنوں کی یہ علامت بیان فرمائی کہ نُوْرُھُمْ یَسْعٰی بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَبِاَیْمَانِھِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْلَنَا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ٥ (التحریم آیت ۹) یعنی حقیقی مومنوں کا نور ان کے آگے آگے چلتا ہوگا اور دائیں پہلو کے ساتھ ساتھ بھی۔ وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب ہمارے لئے ہمارا نور کامل کر اور ہمیں معاف فرما تُو ہر چیز پہ قادر ہے۔ ظاہر ہے جو شخص خود نور کا حامل ہوگا وہ نہ صرف تاریکی میں خود اس نور کی مدد سے آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے گا بلکہ دوسرے بھی اُس نور کو دیکھ کر اس کی طرف کھنچے چلے آئیں گے۔

چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے سراجِ منیر قرار دیا تھا اور آپؐ کی قوتِ قدسیہ سب نبیوں سے بڑھی ہوئی تھی اِس لئے آپؐ نے اپنے صحابہؓ کو بھی نور سے منور کر دکھایا اور فرمایا اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّھِمُ اقْتَدَیْتُمْ اھْتَدَیْتُمْ کہ میرے صحابہؓ ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے جس کی بھی تم پیروی کروگے ہدایت پا جاؤ گے۔ اِس آخری زمانہ میں اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سب سے عظیم روحانی فرزند حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مامور من اللہ کی حیثیت سے دنیا میں مبعوث ہو کر اپنی قوتِ قدسیہ کے ذریعہ اپنے اصحاب میں بھی ایسی ہی مقناطیسی قوت، ایسا ہی روحانی حُسن، ایسا ہی نور پیدا کر دکھایا اور پھر اپنے بعد خلافت کے آسمانی نظام کے ذریعہ قوتِ جاذبہ اور دوسروں کو متاثر کرنے والی اہلیت سے افرادِ جماعت کے ہمکنار ہونے اور ہوتے چلے جانے کی بشارت کا ببانگِ دُہل اعلان فرمایا۔ چنانچہ جماعتِ احمدیہ بحمداللہ تعالیٰ آج بھی اِس وصف سے متصف ہے اور دنیا بھر میں اشاعتِ اسلام کا فریضہ انجام دینے میں اسے جو محیّر العقول کامیابی نصیب ہو رہی ہے وہ اسی خداداد وصف کی مرہونِ منت ہے۔

دُنیا میں مغربی تہذیب کی بجائے حقیقی اسلامی تہذیب کا غالب آنا بھی اسی خداداد وصف کی کارفرمائی کے ساتھ وابستہ ہے۔ اِس لحاظ سے اس تعلق میں ہماری دوسری اہم ذمہ داری یہ ہے کہ ہم خلیفۂ وقت کی قوتِ قدسیہ سے فیضیاب ہو کر اپنے وجودوں کو قوتِ جاذبہ سے ہمکنار کرتے چلے جائیں تاکہ مغربی تہذیب کے پیدا کردہ اندھیروں میں بھٹکنے والے ہماری طرف کھنچے چلے آئیں اور یہ امر تسلیم کرنے کے سوا ان کے لئے کوئی چارہ نہ رہے کہ ہماری نجات صرف اور صرف اسلامی تہذیب کو اپنانے اور اس پر عمل پیرا ہونے کے ساتھ ہی وابستہ ہے۔

(باقی)

احمدیت کے ایک روشن ستارے اور مشرقی افریقہ کے نامور سپوت

شیخ عمری عبیدی مرحوم سابق وزیرِ قانون تنزانیہ کا ذکرِ خیر

(مکرم مولوی عبد الباسط صاحب شاہد مبلغ تنزانیہ)

مشرقی افریقہ میں جماعت احمدیہ کو کام کے آغاز میں شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ مخالفین کی طرف سے ہر ممکن کوشش کی گئی کہ جماعت کے پاؤں یہاں نہ جم سکیں۔ جھوٹے مقدمات کے علاوہ محترم شیخ مبارک احمد صاحب اور دوسرے کئی دوستوں پر قاتلانہ حملے بھی ہوئے۔ لیکن ان سب باتوں کے باوجود ہمارے مجاہدین نے خدا تعالیٰ پر بھروسہ رکھتے ہوئے کام کو برابر جاری رکھا اور اسلام اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی کرتا چلا گیا۔

تبلیغی و تعلیمی کوششوں کے ضمن میں محترم شیخ مبارک احمد صاحب ٹبورا سیکنڈری سکول کے مسلمان طالب علموں کو دینیات پڑھاتے تھے۔ ان ابتدائی طالب علموں میں ایک نوجوان جسے دینی تعلیم کا بہت شوق تھا شیخ عمری عبیدی مرحوم تھے۔ سکول کی تعلیم کے دوران ہی آپ کو رسالہ "سن رائز" پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ جس میں معراج کی حقیقت کے متعلق بھی ایک مضمون تھا۔ اسے پڑھ کر عمری عبیدی صاحب کو بہت خوشی ہوئی۔ آپ اپنے ساتھی طالب علموں کو اس مضمون کے مطابق معراج کی حقیقت سمجھانے لگے۔ آپ کے ساتھیوں میں سے ایک نے آپ سے پوچھا کہ معراج کے متعلق جو آیات آپ سُنا رہے ہیں ان کا حوالہ بتائیں۔ اس پر عمری عبیدی صاحب نے معذرت کرتے ہوئے کہا کہ مَیں مکرم شیخ مبارک احمد صاحب سے پوچھ کر اس سوال کا جواب دے سکوں گا لیکن اس گفتگو کے بعد اور محترم شیخ صاحب سے ملاقات سے پہلے ہی آپ کو خواب میں یہ نظارہ دکھایا گیا کہ آپ ایک کرسی پر بیٹھے ہوئے ہیں اور گرد کچھ لوگ کھڑے ہیں جو آپ سے معراج کے متعلق سوال کر رہے ہیں اور آپ انہیں قرآن مجید کے پندرھویں پارے کی آیات پڑھ کر جواب دے رہے ہیں۔ نیند سے بیدار ہونے پر آپ نے قرآن مجید کا وہ مقام نکال کر دیکھا اور یہ دیکھ کر بہت خوش ہوئے کہ خواب میں آپ کی بالکل صحیح رہنمائی کی گئی ہے۔ اگلے روز آپ نے زیادہ انشراح اور جوش کے ساتھ اپنے ساتھیوں کو معراج کی حقیقت سمجھائی اور یہ بھی بتایا کہ قرآن مجید کا یہ حوالہ مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے خواب میں بتایا گیا ہے۔

سکول کی تعلیم کے زمانہ میں ہی آپ کا مکرم شیخ مبارک احمد صاحب سے تعلق قائم ہوا اور ان سے آپ نے دینی تعلیم حاصل کی۔ اس دوران بعض کتب کے تراجم میں مدد کرنے اور بعض کتب کے مسودات کی نظرِ ثانی اور ان کے ٹائپ کرنے کا کام مکرم شیخ صاحب ان کے سپرد کرتے رہے اور خدمتِ دین کے لئے انہیں عملی ٹریننگ دیتے رہے۔

سکول کی تعلیم ختم کرنے پر آپ دار السلام میں پوسٹل سروس ٹریننگ کے ایک سکول میں داخل ہوئے۔ اس زمانہ میں بھی آپ کو دینی مطالعہ کا شوق رہا۔ جو بھی فارغ وقت ملتا رہا اس میں آپ مطالعہ اور تبلیغِ اسلام میں مصروف رہے۔ ٹریننگ کے دوران ہی مکرم شیخ صاحب کی خواہش کے مطابق آپ نے استعفا دیکر اپنی زندگی دین کی خدمت کے لئے وقف کر دی۔

آپ نے مکرم شیخ مبارک احمد صاحب کے ہمراہ اور بعض اوقات الگ بھی قریباً سارے مشرقی افریقہ میں تبلیغی سفر کئے اور بڑے جذبہ و ولولہ کے ساتھ اسلام اور احمدیت کی اشاعت میں مصروف ہو گئے۔

کسُمُوں کے ایک تبلیغی سفر میں آپ کو ایک شخص نے غصہ میں آکر تھپڑ مار دیا جس سے آپ کی ٹوپی دُور جا پڑی لیکن آپ پھر بھی بشاشت کے ساتھ اپنے کام میں برابر مصروف رہے۔ دیکھنے والے بتاتے ہیں کہ وہ شخص جس نے مرحوم کو تھپڑ مارا تھا بعد میں جلد ہی بینائی سے محروم ہو گیا۔

انہی ایام میں جبکہ مرحوم دینی خدمات میں ہمہ تن مصروف تھے مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے خواب میں دیکھا کہ مرحوم مشرقی افریقہ کی قانون ساز اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے ہیں اور اس انتخاب کے ساتھ ہی افریقنوں کی ترقی کے مواقع پیدا ہونے شروع ہو گئے ہیں۔

خود مرحوم نے بھی خواب میں خدا تعالیٰ کا جلوہ دیکھا اور ساتھ کچھ اور لوگ نظر آئے جس کے متعلق پوچھنے پر پتہ چلا کہ یہ متقیوں کا گروہ ہے۔ اس پر مرحوم نے بڑے الحاح سے درخواست کی کہ مجھے بھی اس گروہ میں شامل کر لیا جائے۔ خدا تعالیٰ نے اس درخواست کو شرفِ قبولیت بخشتے ہوئے ہدایت کی کہ تم متقی اور دعا گو لوگوں کے ساتھ رہا کرو۔ غالباً اسی زمانہ میں آپ نے خواب میں اپنے آپ کو ایک اجنبی ملک میں پھرتے ہوئے دیکھا۔ مذکورہ ہر دو خوابوں کے ایک عرصہ بعد ۱۹۵۳ء میں جب قرآن کریم کے سواحیلی ترجمہ کی طباعت کا کام مکمل ہو چکا تو مکرم شیخ صاحب نے مرحوم کو پاکستان بھجوایا۔ جہاں مرحوم کو سکیم کے مطابق مزید تعلیم کے لئے جامعۃ المبشرین میں داخل کروایا گیا۔ ان دنوں خاکسار بھی جامعہ میں زیرِ تعلیم تھا اور اس طرح کچھ عرصہ مرحوم کو قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا۔ مَیں نے آپ کو بہت ہی مخلص اور دینی تعلیم کا بے حد شوق رکھنے والا پایا۔ پانچ نمازوں میں باقاعدگی کے ساتھ ساتھ نمازِ تہجد کی باقاعدگی بھی پورے اہتمام سے کرتے تھے۔ رات کو بہت کم سوتے اور لکھنے پڑھنے اور نماز ادا کرنے میں اپنا وقت صرف کرتے تھے۔ چونکہ آپ پہلے ہی خواب میں نیک لوگوں کے ساتھ رہنے کی ہدایت پا چکے تھے اور اپنے آپ کو ایک اجنبی ملک میں سفر کرتے ہوئے بھی دیکھ چکے تھے اسلئے ربوہ میں قیام کے دوران آپ بہت خوشی محسوس کرتے اور اپنے وقت کے ہر لمحہ کو بہتر رنگ میں صرف کرنے کیلئے کوشاں رہتے اور ہر لمحہ ایمان و یقین میں اضافہ محسوس کرتے۔ خود دعا کرنے کے علاوہ آپ بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں بھی بڑی عقیدت سے حاضر ہوتے اور دعا کی درخواست کرتے۔ ایسے ہی ایک موقعہ پر جب آپ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور امتحان میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کی تو حضرت مولانا نے اسی وقت ہاتھ اٹھا کر دعا کی اور بعد میں بتایا کہ انہوں نے دعا کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کی ہے جبکہ حضورؑ نے اپنا ہاتھ شیخ عمری عبیدی کے کندھے پر رکھا ہوا تھا۔

پاکستان سے واپس آکر مرحوم کو پہلے سے بھی زیادہ اپنے مذہب اور ملک و قوم کی خدمت کا موقعہ ملا۔ صوبہ دار السلام کے مشنری انچارج کے طور پر بھی آپ نے خدمات سرانجام دیں اور خاص طور پر تعلیمی ترقی کی طرف توجہ کی۔ چنانچہ اس زمانہ میں مشن ہاؤس میں متعدد کلاسیں جاری ہو گئیں۔ مشنری ٹریننگ کلاس کے علاوہ جو پہلے سے مشن نے جاری کی ہوئی تھی عربی، انگریزی اور قرآن مجید پڑھنے کے لئے کثرت سے لوگ آتے اور مرحوم بڑے انہماک سے ان سب کو پڑھاتے رہے۔

مرحوم کو انگریزی، عربی، اردو میں کافی مہارت تھی۔ لیکن سواحیلی میں تو آپ اپنے وقت کے نابغہ تھے۔ آپ نے آزاد تنزانیہ کے پہلے (موجودہ) صدر کی آزادی کی جدوجہد میں کی گئی تقاریر کا سواحیلی میں ترجمہ کیا۔

آپ کا اپنا دیوان بھی چھپا ہوا موجود ہے جس میں سواحیلی نظم کے متعلق ایک فنی مقالہ بھی شامل ہے جو اس موضوع پر سند سمجھا جاتا ہے۔ سواحیلی زبان کے تین سب سے بڑے شعراء میں سے ایک آپ کو شمار کیا جاتا ہے۔

قرآن مجید کے سواحیلی ترجمہ کے سلسلہ میں نظرِ ثانی اور طباعت کے کام میں مکرم شیخ صاحب کی امداد کرنے کی سعادت حاصل ہوئی اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارا ترجمہ جہاں معانی و مضامین کے لحاظ سے لاجواب ہے وہاں زبان کے لحاظ سے بھی بہت بلند پایہ ہے۔

مرحوم اپنے ملک کی ترقی و بہبودی کے لئے ہمہ تن مصروف رہتے تھے۔ آپ کی ان کوششوں کو خدا تعالیٰ نے نوازا اور غیر معمولی طور پر آپ کو ملک و قوم کی خدمت کے مواقع مہیا فرمائے۔ چنانچہ آپ کو دار السلام کے میئر، ممبر پارلیمنٹ، سارے ایسٹ افریقہ کی قانون ساز اسمبلی میں وہپ ریجنل کمشنر۔ اور پھر وزیر قانون اور وزیر ثقافت کے طور پر نمایاں کام کرنے کا موقع ملا۔ اس غیر معمولی ترقی کے لئے آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے بشارات بھی ملی تھیں چنانچہ ایک دفعہ آپ نے خواب

قسط نمبر ۶

نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں حصہ لینے والے

جماعتہائے احمدیہ انگلستان کے مخلصین

نام مجاہد		وعدہ	ادائیگی
مکرم عبداللطیف خاں صاحب	HUNSLOW AND CRANFORD	۵۰ ۲ پونڈ	
" عبدالشکور مرزا صاحب	"	۲۰۰ "	
" عبدالحمید مرزا صاحب	"	۱۰۰ "	۱۰۰ پونڈ
" عبدالوحید مرزا صاحب	"	۱۰۰ "	۱۰ "
" اسلم بیگ مرزا صاحب	"	۱۰۰ "	۱۰ "
" عبداللطیف چوہدری صاحب	"	۲۰۰ "	۵۰ "
" عبدالحق صاحب	"	۵۰ "	
" بشارت احمد چوہدری صاحب	"	۱۰۰ "	۵۰ "
" " " منجانب والدخود	"	۳۶ "	
" حفیظ احمد جان صاحب	"	۱۰۰ "	
" صوبیدار کرم دین صاحب	"	۲۰۰ "	۱۰ "
" حمید اللہ صاحب	"	۲۵۰ "	۱۰۰ "
" محمود احمد جان صاحب	"	۱۰۰ "	۵۰ "
" " " منجانب والدخود	"	۳۶ "	۱۲ "
" منیر احمد صاحب	"	۵۰ "	۱۰ "
" محمد ارشاد صاحب	"	۵۰ "	
" مرزا محمد اکبر صاحب	"	۱۰۰ "	۵ "
" ناصر احمد چوہدری صاحب	"	۵۰ "	۱۲ "
" رشید احمد چوہدری صاحب	"	۱۳ ۲ "	۲۱۳ "
" " " منجانب والدخود	"	۱۰۰ "	۱۰۰ "
" ریاست علی صاحب	"	۳۶ "	۱۲ "
" ڈاکٹر رشید احمد صاحب	"	۱۰۰ "	
" سرفراز احمد صاحب	"	۱۰۰ "	۱۰ "
" مرزا تیمور بیگ صاحب	"	۵۰ "	۱۰ "
" منصور احمد صاحب	"	۱۰۰ "	
" مرزا طاہر احمد صاحب	"	۱۰۰ "	۳۰ "
" عبداللطیف پراچہ صاحب منجانب والدخود	"	۱۰۰ "	
" شیخ گلزار احمد صاحب	HUDDERS FIELD	۱۰۰ "	۵۰ "
" بشیر احمد صاحب	"	۵۰ "	۵ "
" عبدالحق امینی صاحب	"	۵۰ "	
" اقبال دین امینی صاحب	"	۵۰ "	۱ "
" کلیم الدین صاحب	"	۲۵ "	
" محمد صدیق صاحب	"	۵۰ "	۱۰ "
" محمد اسلم صاحب	"	۵۰ "	۱۰ "
" نصیر احمد صاحب	"	۳۶ "	۸ "
" نصیر احمد صاحب (طالب علم)	"	۳۶ "	
" صلاح الدین صاحب	"	۱۰۰ "	۱ "
" سفیر احمد صاحب	"	۲۵ "	
" شمس الدین صاحب ولد شہاب دین صاحب	"	۵۰ "	۱۱ "
" شمس دین صاحب ولد محمد دین صاحب	"	۵۰ "	۵ "
" ایس۔ این۔ احمد صاحب	LEEDS	۱۰۰ "	
" مبارک احمد صاحب	"	۲۵ "	

نام مجاہد		وعدہ	ادائیگی
مکرم نعیم احمد صاحب	LEEDS	۵۰ پونڈ	
" ناصر احمد بھٹی صاحب	LIVERPOOL	۲۰۰ "	۴۵ پونڈ
" عبدالغفور صاحب	LEMINGTON SPA.	۵۰ "	۱-۱۰-۰
" عبدالوہاب صاحب	"	۱۰۰ "	
" محمد رفیق صاحب	"	۵۰ "	۳ "
" محمد سلیم صاحب	"	۵۰ "	۱ "
" عبدالباسط چوہدری صاحب	مانچسٹر	۲۰۰ "	۲۵ "
" " " منجانب والدہ خود	"	۵۰ "	
" محمد اسرائیل صاحب	"	۵۰ "	

(باقی)

مجلس انصار اللہ لاہور کا سالانہ اجتماع

مجلس انصار اللہ لاہور کا سالانہ اجتماع مورخہ ۱۹۔۲۰ ستمبر ۱۹۷۰ء (تبوک ۱۳۴۹ ہش) بروز ہفتہ، اتوار مسجد احمدیہ دار الذکر میں منعقد ہوگا۔ تمام انصار اور دیگر احباب سے درخواست ہے کہ اجتماع میں شمولیت فرما کر ثوابِ دارین حاصل کریں۔ اور مرکز سے آمدہ علماء اور قائدین کے مواعظ حسنہ سے مستفید ہوں۔ اجتماع ۱۹ ستمبر کو ۵ بجے شام شروع ہوگا۔ اور ۲۰ ستمبر کو ۸ بجے صبح شروع ہوگا۔ دوپہر کا کھانا مجلس کی جانب سے پیش کیا جائے گا۔ ضلع لاہور کی تمام مجالس بھی شرکت کریں۔ قیام و طعام کا انتظام مجلس مقامی کے ذمہ ہوگا۔ خود بھی آئیں اور بچوں کو بھی ہمراہ لائیں۔

شیخ عبدالوہاب

منتظم عمومی مجلس انصار اللہ لاہور

مجالس انصار اللہ ضلع جھنگ کا تربیتی اجتماع

مجالس انصار اللہ ضلع جھنگ کا تربیتی اجتماع حسب منظوری محترم نائب صدر صاحب مجلس انصار اللہ مورخہ ۲۵ رتبوک ر ستمبر بعد نماز جمعہ جھنگ صدر میں منعقد ہوگا۔ سلسلہ کے علمائے کرام اس اجتماع میں تشریف لاکر اجتماع سے خطاب فرمائیں گے۔ دوستوں کو چاہیئے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اس للّٰہی اجتماع کی برکات سے مستفیض ہوں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ضرورت

الفضل میں دو کاتبوں کی ضرورت ہے جو کہ خوش نویس ہی نہ ہوں بلکہ روانی کے ساتھ خوشخط لکھنے میں مہارت رکھتے ہوں۔ مرکز میں رہنے کے خواہشمند احباب اپنی درخواست اپنے حلقہ کے امیر صاحب یا صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ منیجر الفضل کو بھجوا دیں۔ معاوضہ معقول دیا جائے گا۔

(منیجر الفضل ربوہ)

چند ضروری حوالے

مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی

بعض برگزیدہ ہستیوں کے کلمات

جناب پیر غلام محمد صاحب جلالزی اپنی ایک تصنیف میں رقمطراز ہیں کہ:-

حضرت انسان کامل اللہ تعالےٰ کا مظہر اتم ہے اسلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے من رانی فقد رای الحق یعنی جس نے مجھ کو دیکھا تحقیق اس نے خدا کو دیکھا اور امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ نے بعض خطبوں میں انا اللّٰہ الذی تکلم لموسیٰ فی طور یعنی میں وہ خدا ہوں جس نے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ طور پہ کلام کیا اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا انا اللّٰہ یعنی میں اللہ ہوں اور سلطان العارفین بایزید بسطامی قدس سرہٗ نے فرمایا سبحانی ما اعظم شانی یعنی پاک ہوں میں اور میری شان بلند ہے اور امام الطائفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا لیس فی جبتی سوی اللّٰہ یعنی میرے جبہ میں سوائے خدا کے کوئی نہیں اور شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ھل فی الدارین غیری یعنی میرے سوا دونوں جہان میں کوئی موجود نہیں اور حضرت منصور علیہ الرحمۃ نے فرمایا انا الحق یعنی میں حق ہوں یہی سب اولیاء اللہ اور اقطاب عارفین رضوان اللہ علیہم اجمعین کا حال بالکل ہے۔ پس جس نے اپنی حقیقت کو پہچان لیا وہ انسان کامل ہوا اور جو نہ سمجھا وہ ناقص رہا۔

(اسرار المقطعات صـ ۱۲۲، ۱۲۳ بار اوّل) مطبوعہ اشرف پریس لاہور)

مندرجہ بالا اور اس قسم کے دیگر اقوال بزرگان سلف کو پڑھکر وہ لوگ جو ظاہر پرستی سے زیادہ کام لیتے اور غلط نتیجہ نکالنے کے عادی ہیں اہل اللہ کی تحقیر و تکفیر پر اتر آتے ہیں وہ اس امر سے بکلی ناآشنا ہوتے ہیں کہ اللہ والوں کی باتوں میں اکثر تصوف کا رنگ پایا جاتا ہے اور ان کی زبان و قلم سے نکلے ہوئے کلمات اپنے اندر عجیب قسم کی کیفیت و حکمت رکھتے ہیں۔ جن سے علمائے ظواہر اور ان کے رفقاء محض ناواقف ہوتے ہیں اوپر کی سطور میں جناب پیر غلام محمد صاحب نے جو بعض برگزیدہ ہستیوں کے اقوال درج کئے ہیں۔ ان سے فقط یہی مراد ہے کہ برگزیدہ لوگ فنافی اللہ کے مقام کو حاصل کرنے کی وجہ سے رنگ الٰہی میں ایسے طور پہ رنگے گئے کہ گویا انہوں نے اپنے تئیں درمیان سے نکال دیا اور صفات الٰہیہ کے مظہر بن گئے ان کی زبان سے گویا رب السمٰوات والارض خود کلام کرتا رہا اور ان کی نیم شبی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشتا اور ان کے مقاصد عالیہ کی اپنے فضل سے خود تکمیل کرتا رہا۔

تمام انبیاء وفات پا چکے ہیں

مولانا محمد حبیب الرحمٰن صاحب ناظم دار العلوم دیوبند لکھتے ہیں کہ:-

جارود بن معلی بحرین کے ایک مقتدر رئیس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور احکام اسلام خوب سیکھ کر واپس ہوئے اور اپنے قبیلہ عبد القیس کو تعلیم احکام اسلام دینے میں مشغول ہوئے اسی اثنا میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کا حادثہ در پیش آگیا۔ منذر بن ساوی بیمار تھے ان کا انتقال بھی کچھ ہی دنوں بعد ہو گیا اور اہل بحرین میں مرتد ہونے کی ... ہوا جو تمام عرب میں چل رہی تھی اثر کر گئی بحرین کے دو زبردست قبیلوں میں سے بنو بکر تو مرتد ہو گئے اور انہوں نے نعمان بن المنذر کی قدیم سلطنت دوبارہ قائم کرنے کے خیال کیا کہ اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نبی ہوتے تو ان کی وفات نہ ہوتی جارود بن معلی نے ان لوگوں کو جمع کر کے پوچھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے بھی اللہ تعالےٰ نے انبیاء بھیجے تھے سب نے کہا بھیجے تھے جارود نے کہا پھر وہ کہاں گئے۔ سب نے کہا وفات پا گئے جارود نے کہا کہ بس تو آپ کی بھی وفات ہو گئی جس طرح اور انبیاء کی ہوئی تھی

وانا اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وان محمداً رسول اللّٰہ

جارود کی اس تقریر کے بعد قبیلہ عبد القیس ...... اسلام پر پختگی سے قائم رہے

(اشاعت اسلام (حصہ اوّل) صـ ۴۶ تا ۴۷ مطبوعہ ... المطابع برقی پریس دہلی)

ان سطور میں مولانا محمد حبیب الرحمٰن صاحب مدنی نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے وہ حقیقت پر مبنی ہیں اور وہ تمام انبیاء سابقین کی وفات سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا استدلال خوبی رنگ رکھتا ہے اور یہ وہ قوی استدلال تھا جو سیدنا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی آیہ قرآنی وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل (آل عمران ع ۱۵) سے کیا ورنہ سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ ایسے مقدس انسان کا حضرت نبی پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر یقین کرنا مشکل امر تھا۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے مندرجہ آیت قرآنی کی روشنی میں پر حکمت طریق سے استدلال کیا اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بتایا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل کے جملہ انبیاء علیہم السلام طبعی وفات پا چکے ہوئے ہیں اور کوئی ایک بھی زندہ نہیں تو یہ کس طرح ہو سکتا تھا کہ حضور سرور صلی اللہ علیہ وسلم فوت نہ ہوں

علماء و مشائخ جارج پنجم کے دربار میں

جناب خواجہ حسن نظامی صاحب کا تحریر کردہ ایک واقعہ بلا تبصرہ درج ذیل کیا جاتا ہے:-

"دسمبر ۱۹۱۱ء میں کنگ جارج پنجم کا دربار ہوا یوپی اور پنجاب کے علماء و مشائخ بھی اس دربار میں بلائے گئے تھے تیموری شہزادہ خورشید مرزا اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے ذریعہ دہلی کے ڈپٹی کمشنر نے کہلا بھیجا کہ سب علماء و مشائخ ہاتھیوں پر سوار جلوس کی شکل میں جمنا کی ریتی میں جائیں گے اور کنگ جارج لال قلعہ کے سمن برج میں بیٹھیں گے اور علماء و مشائخ ہاتھیوں پر بیٹھے بیٹھے کنگ جارج کو سلام کریں گے۔ میں نے بلاوا قبول نہیں کیا اور دربار کی شرکت کا کارڈ آیا تو دربار میں بھی نہیں گیا۔

دربار کے بعد میں نے نظام المشائخ میں ایک مضمون شائع کیا جس کا عنوان تھا "حجرہ و عمامہ کی کورنش" اس مضمون میں لکھا کہ جو علماء و مشائخ ہاتھیوں پر بیٹھکر انگریز بادشاہ کو سلام کرنے گئے تھے وہ اصحاب الفیل تھے بعض علماء و مشائخ نے میجر بیڈن ڈپٹی کمشنر دہلی سے شکایت کی کہ حسن نظامی نے ہمیں "اصحاب الفیل" لکھا ہے اور ہماری توہین کی ہے مجھ سے اور واحدی صاحب سے میجر بیڈن نے جواب طلب کیا میں نے جواب دیا کہ علماء و مشائخ ہاتھیوں پر بیٹھنا برا سمجھتے تھے تو ہاتھیوں پر بیٹھے کیوں؟ میں نے تو انگریزوں کی تعریف کی ہے کہ علماء و مشائخ کو ہاتھی نشین کر دیا اور ان کی عزت بڑھائی۔ اصحاب الفیل اور ہاتھی نشین کہنے سے علماء مشائخ کی توہین کیسے ہو سکتی ہے میجر بیڈن اسلام ترکیب کے اصحاب الفیل سے واقف نہ تھے انہوں نے کہا بے شک مولوی لوگ کا غلطی ہے اچھا یہ بتایئے آپ دربار میں کیوں نہیں آئے۔ میں نے کہا رات کے چار بجے سے لوگ دربار کی شرکت کے لئے گئے تھے۔ میں اس وقت گرم لحاف اوڑھے پڑا تھا مجھے دربار سے لحاف اچھا معلوم ہوا۔ میجر بیڈن ہنسے اور ہم دونوں گھر واپس آگئے۔

میں نے یہ سارا ماجرا حضرت اکبر کو لکھکر بھیجدیا۔ حضرت اکبر نے ہمت اور حوصلہ بڑھانے والا جواب لکھا کہ جیسا جواب یونان کے حکیم دیوجانس کلبی نے سکندر کو دیا تھا ویسا ہی جواب آپ نے ڈپٹی کمشنر دہلی کو دیا۔" (سوانح ...

(... حسن نظامی ...)

اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع ۱۶-۱۷-۱۸ اخاء (اکتوبر) کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے

سیکرٹری عمومی

پروگرام سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ لاہور

۱۹ ستمبر (تبوک)

۵ بجے شام تلاوتِ قرآن پاک

۵-۱۰ تا ۵-۲۰ نظم

۵-۲۰ تا ۵-۳۰ عہد نامہ

۵-۳۰ تا ۵-۵۰ افتتاحی تقریر

مکرم چوہدری اسد اللہ خاں صاحب امیر جماعت لاہور

۵-۵۰ تا ۶-۰۰ درس تفسیر سورہ فاتحہ

مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف مربی سلسلہ

۶-۰۰ تا ۶-۱۵ درس کتاب حضرت مسیح موعودؑ

مکرم شیخ عبد الوہاب صاحب

۶-۱۵ تا ۶-۵۰ سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

مکرم مولوی نصیر احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ

۶-۵۰ تا ۷-۱۵ وقفہ برائے نماز مغرب وعشاء

اجلاس دوئم زیر صدارت مکرم زعیم صاحب اعلیٰ مجلس انصار اللہ لاہور

۷-۱۵ تا ۷-۵۰ انصار اللہ کی ذمہ داریاں

مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف مربی سلسلہ

۷-۵۰ تا ۸-۳۰ تحریکات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ

مکرم زعیم اعلیٰ صاحب

۸-۳۰ تا ۹-۳۰ کھانا برائے انصار جو مسجد میں قیام کریں گے)

(مقامی انصار جو گھر واپس جانا چاہیں جا سکیں گے اور جو ٹھہرنا پسند کریں گے ان کو بیز ضلع کی مجالس کے انصار کو مسجد میں ہی کھانا پیش کیا جائے گا۔

۲۰ ستمبر (تبوک)

۲-۵۰ بجے رات - شب بیداری - نماز تہجد

نماز تہجد میں انصار کثرت سے شامل ہوں۔ زعماء حلقہ انصار کو اگر حلقہ میں کسی دوست کے پاس کاریں ہوں اور اگر میسر آسکیں، تہجد کے وقت لانے کا انتظام کریں۔

اجلاس سوئم زیر صدارت مکرم نائب زعیم صاحب اعلیٰ مجلس انصار اللہ لاہور

۵ بجے صبح نماز فجر

۵-۱۰ تا ۵-۲۵ درس قرآن پاک

مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف مربی سلسلہ

درس حدیث شریف

مکرم مولوی نصیر احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ

۵-۳۰ تا ۶-۰۰ قصیدہ عربی حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مکرم چوہدری غلام رسول صاحب

۶-۰۰ تا ۶-۱۵ میں کیونکر احمدی ہوا

مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب

۶-۱۵ تا ۷ بجے صبح وقفہ برائے تلاوت قرآن پاک وناشتہ

۷-۰۰ تا ۸ بجے صبح - کھیلیں - مقابلہ جات زیر نگرانی منتظم صاحب صحت جسمانی

اجلاس چہارم زیر صدارت مکرم شیخ بشیر احمد صاحب لاہور

۹-۰۰ تا ۹-۲۰ تلاوت قرآن پاک نظم - عہد نامہ

۹-۲۰ تا ۹-۵۰ ذکر حبیب

مکرم ملک غلام فرید صاحب ایم اے

۹-۵۰ تا ۱۰-۲۰ - وقت کی پکار

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب قائد تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ

۱۰-۲۰ تا ۱۰-۵۰ تقریر مکرم مولانا ابو العطاء صاحب نائب صدر مجلس

۱۰-۵۰ تا ۱۱-۰۰ تربیت اولاد

مکرم اخوند فیاض احمد خاں صاحب

۱۱-۰۰ تا ۱۱-۲۰ - ملفوظات حضرت مسیح موعود (مالی قربانیوں کے بارہ میں)

ملک عبد اللطیف صاحب ستکوہی

۱۱-۲۰ تا ۱۱-۵۰ - شوریٰ زیر صدارت زعیم اعلیٰ و ناظم ضلع شروع ہوگی

۱۱-۵۰ تا ۱-۰۰ اعلانات - کھانا تیاری نماز

۱-۰۰ تا ۱-۱۵ - نماز ظہر وعصر

اجلاس پنجم زیر صدارت مکرم نائب صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ

۱-۱۵ تا ۱-۲۰ - تلاوت قرآن پاک

۱-۲۰ تا ۱-۳۰ - نظم

۱-۳۰ تا ۱-۵۰ عہد نامہ

۱-۵۰ تا ۲ بجے سہ پہر خطاب قائدین مرکزیہ

مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد قائد عمومی۔

مکرم قائد صاحب مال چوہدری ظہور احمد صاحب

مکرم صوفی بشارت الرحمن صاحب قائد وقف جدید

مکرم صوفی غلام محمد صاحب

۳-۰۰ تا ۳-۲۰ - رپورٹ مساعی مجلس انصار اللہ شیخ عبد الوہاب منتظم عمومی

۳-۲۰ تا ۳-۳۰ - نظم

مکرم ثاقب صاحب زیروی

۳-۳۰ تا ۴-۳۰ - خطاب نائب صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ

۴-۳۰ تا ۵-۰۰ تقسیم انعامات

شکریہ زعیم اعلیٰ - دعا

دار الضیافت میں رقوم بھیجنے والے احباب

ماہ وفا اور ظہور ۱۳۴۹ ہش ۱۹۷۰ء میں درج ذیل احباب کی طرف سے رقوم دار الضیافت میں موصول ہوئی ہیں۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات دور فرمادے اور اموال میں برکت سے نوازے۔ آمین۔

محترمہ امۃ السلام صاحبہ و صفت الرحمٰن صاحب	صدقہ	۶/-
مرحوم ملک محمد دین صاحب خانپور ضلع لائل پور	صدقہ بکرا	۵۰/-
محترمہ عقیلہ بیگم صاحبہ ناظم آباد کراچی ۱۸	صدقہ	۳۰/-
محترم سید محمد انور صاحب ہاشمی ملتان کینٹ	صدقہ بکرا	۵۰/-
" شیخ محمد منیر صاحب دنیا پور	صدقہ	۱۰/-
" عبد المجید صاحب چک ۶/ ضلع ساہیوال	"	۲۱/-
" چوہدری محمد اکرم صاحب لائل پور	"	۴۰/-
محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری بشارت احمد صاحب کراچی	صدقہ بکرا	۱۰۰/-
محترم چوہدری رحمت علی صاحب و چوہدری ہدایت اللہ صاحب کوٹھی نورب۔ ضلع سرگودھا	صدقہ	۵/-
" زوجہ غلام حسین صاحب کوہاٹ	صدقہ بکرا	۵۰/-
" ٹھیکیدار چراغ دین صاحب ربوہ	صدقہ	۱/-
" عبد القادر صاحب لاہور	"	۵/-
محترمہ بیگم نسیم حسین صاحب لاہور	"	۳۰/-
محترم محمد امین صاحب اوکاڑہ	"	۳/-
" شیخ محمد یوسف صاحب لائلپور	"	۵/-
" خواجہ نذیر احمد صاحب ربوہ	"	۵/-
" محمد عیسےٰ صاحب کوئٹہ	"	۵/-
" مرزا عبد الرحمٰن صاحب کراچی	" ۶۰/- +	۵۰/-
" حکیم مرغوب اللہ صاحب شیخوپورہ	"	۸/-
" مستری بدر الدین صاحب	"	۱/-
" عطا حسین صاحب لائل پور	"	۲۵/-
" حافظ سلیم احمد صاحب اٹاری ربوہ		۳/-
" امیر صاحب جماعت احمدیہ دادپنڈی	"	۱۴/-
" جماعت احمدیہ چک ۲۷۵ ضلع لائل پور		۵/-
" شاہد راشدی صاحب برائے والدہ صاحبہ سیالکوٹ صدقہ بکرا		۵۰/-
" عبد الوحید صاحب جنڈانوالہ	صدقہ	۲/-
" ڈاکٹر داؤد احمد صاحب چک ضلع ساہیوال	"	۵/-
" عبد الباسط صاحب گوجرہ	"	۲/-
" محترم سید ناصر ارتضیٰ علی صاحب کراچی	"	۱۵/-
محترمہ امۃ الہادی نسیم صاحبہ "	" بکرا	۵۰/-
محترم شفیق قیصر صاحب ربوہ	صدقہ	۵۰/-
" جاوید اقبال صاحب لاہور	"	۲/-
" چوہدری محمد نعیم صاحب شاہ نوز لمیٹڈ کراچی	"	۵۰/-
محترمہ زینب بیگم صاحبہ کراچی	"	۱۰/-
محترم محمود انور صاحب ٹیڈ ویل کراچی	صدقہ بکرا	۱۰۰/-
محترمہ مسز محمد یوسف صاحب ناظم آباد "	"	۵۰/-
محترم مبشر ناصر صاحب کراچی	"	۱/-
" مستری عبد الرحیم صاحب ربوہ	عقیقہ	۵/-
محترمہ نصرت راشدی صاحبہ سیالکوٹ	"	۲/-
" سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم سعود احمد صاحب دار العلوم ربوہ		۵/-
" بیگم صاحبہ میجر عزیز احمد صاحب لاہور کینٹ	"	۵۰/-

(افسر دار الضیافت)

مثالی قائدین کو ایک خصوصی انعام ہوگا۔ (خاکسار ملک عبد اللطیف ستکوہی زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ ضلع لاہور

شوریٰ انصار اللہ کے لئے تجاویز حسب قواعد جلد بھجوا دیں (قائد عمومی مجلس انصار اللہ)

کامیاب ہونیوالے طلباء وطالبات کی خدمت میں مبارکباد

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و احسان سے جن طلباء اور طالبات کو انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں کامیاب فرمایا ہے۔ وکالت مال تحریک جدید ان کی اور ان کے والدین اور سرپرست حضرات کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتی ہے اور دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس کامیابی کو ان کے لئے دین و دنیا کی ترقیات کا پیش خیمہ بنائے ایسے موقعہ پر سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"امتحان میں پاس ہونے پر شکرانہ خدا نہ (مساجد ممالک بیرون پاکستان) کی تعمیر کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور دیا کریں۔"

کامیاب ہونے والے طلباء و طالبات اور ان کے والدین اور سرپرست حضرات کو چاہیئے کہ وہ سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کے مذکورہ بالا ارشاد بابرکت کی تعمیل میں ممالک بیرون پاکستان میں تعمیر ہونے والی مساجد کے فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کے انعامات کے وارث ہوں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ضرورت ہے

تعلیم الاسلام کالج و ہائی سکول گھٹیالیاں کے لئے مندرجہ ذیل سٹاف کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں ۲۶ ستمبر تک مینجر تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ کے نام بھیجدیں۔

۱- لیکچرار اسلامیات (۲) فزیکل لیڈر لیکچرار و بی۔ٹی
۳- S.V. استاد (۴) F.A.C.T استاد
۵- شارٹ ہینڈ اور ٹائپ کا انسٹرکٹر
۶- کلرک جو حساب کتاب رکھ سکتا ہو اور ٹائپ جانتا ہو۔ ہاسٹل کیلئے باورچی
۷- لیکچرار اور فزیکل ڈائریکٹر کی تنخواہ ۲۶۵-۱۵-۲۸۰ اور اسٹنڈہ کا گریڈ انجمن کا گریڈ ہوگا۔

(مینیجر)

اطفال الاحمدیہ کا سالانہ مرکزی اجتماع

امسال اطفال الاحمدیہ کا سالانہ مرکزی اجتماع مورخہ ۱۶-۱۷-۱۸ اکتوبر ۱۹۷۰ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ قائدین مجالس کا فرض ہے کہ جملہ اطفال کو ان تاریخوں سے آگاہ کر دیں اور ابھی سے اجتماع میں شمولیت کی تیاری شروع کروا دیں۔ یہ اجتماع دینی اور اخلاقی تربیت کا ایک سنہری موقعہ ہے۔ اطفال کو کثرت کے ساتھ اس میں شامل ہونا چاہیئے۔

تفصیلی ہدایات عنقریب جاری کر دی جائیں گی۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضرورت ہے

نصرت گرلز ہائی سکول کے لئے ایک بی ۔ ٹی معلمہ کی ضرورت ہے۔ تنخواہ کا گریڈ ۱۵۰-۱۰-۲۲۰/۱۵۰-۱۰-۱۸۰ ہوگا۔ بی ٹی کا نتیجہ نکلنے کے پانچ دن تک امیدوار درخواست بنام مینیجر صاحب نصرت گرلز ہائی سکول ہے۔ سفارش امیر یا پریذیڈنٹ مقامی و پرویژنل سرٹیفکیٹ بی۔ٹی بیز مصدقہ نقل سندیں۔ ارسال بھجوا دیں۔

(مینیجر)

اعلان دار القضاء

محترم ملک اللہ رکھا صاحب مالابار سٹریٹ سلطانپورہ لاہور معرفت ملک محمد شفیع صاحب صدر محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میری اہلیہ عزیزہ بیگم قضاء الٰہی سے وفات پا چکی ہیں۔ ان کی ایک رقم مبلغ ۲۰۰۰/- روپے نظارت بیت المال خرچ میں لگی ہوئی ہے۔ میرے علاوہ مرحومہ کے مندرجہ ذیل وارث ہیں۔ (۱) عبدالحفیظ (۲) محمود احمد (۳) حمید احمد پسران (۴) نصرت آرا (۵) شاذیہ ادم دختران مرحومہ ہم جملہ ورثاء برضاء و رغبت لکھ دیتے ہیں کہ رقم مبلغ ۲۰۰۰/- روپے محترمہ شاذیہ ادم کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

ناظم دار القضاء ربوہ

درخواستہائے دعا

خاکسار کی ہمشیرہ رشیدہ کوثر صاحبہ راولپنڈی میں زیادہ بیمار ہیں اور سنٹرل ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب کرام ان کی کامل صحت یابی اور خدمت دین والی لمبی عمر کے لئے دعا فرماویں۔

(اقبال احمد نجم متعلم جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

۲- خاکسار کی والدہ صاحبہ کافی عرصہ سے بیمار ہیں اب بیماری تشویشناک صورت اختیار کر گئی ہے۔ جس کی وجہ سے سخت تکلیف اور پریشانی ہے۔ سب احباب سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

خاکسار چوہدری بشیر احمد لدھیانوی کارکن خزانہ صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ

۳- میرے والد صاحب کا اپریشن بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال میں ہوا ہے۔ خدا کے فضل سے اپریشن کامیاب ہوگیا ہے احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ صحتیاب کرے۔

غلام محمد ملتانی معلم وقف جدید روہڑی ضلع سکھر

ضرورت ہے

برائے برآمد پاکستان تمام ابرق سے ضروریات زندگی کی مصنوعات یا مصنوعات کے حصے بنانے والے تجربہ کار محنتی آدمیوں کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت مع تصدیق امیر جماعت احمدیہ مقامی کی۔

فوری رابطہ قائم کریں۔

داؤد احمد شبقدر فورٹ۔ ضلع پشاور

بواسیر

مسے، درد، جلن، کھجلی، اخراج خون اور قبض و ریاح وغیرہ جڑ سے ختم کرنے کے لئے

پائلز کیور (PILESCURE)

چار کیپسولز کا ایک کورس کافی ہے تسلی کے لئے نمونہ کی ایک خوراک مفت مکمل کورس ۱۰/- ڈاک خرچ ۵۰/۱ اسٹاکسٹوں کے لئے معقول کمیشن۔

بڑے بڑے شہروں کے اچھے میڈیکل اسٹورز سے دستیاب ہے

بواسیر کا ایک کیس

میں نے پائلز کیور استعمال کئے۔ اور اللہ کے فضل سے شفا پائی۔ مجھے بہت پرانی بواسیر تھی اور کئی ڈاکٹروں حکیموں سے علاج کرانے کے باوجود فائدہ نہ ہوا تھا اور میں بالکل مایوس ہو چکا تھا لہٰذا میں پورے اعتماد کے ساتھ بواسیر کے مریضوں کو پائلز کیور استعمال کرنے کا مشورہ دیتا ہوں۔

اقتباس از چٹھی مکرم خورشید احمد صاحب پروپرائیٹر خورشید میڈیکل سٹورز ہیرو روڈ بالمقابل باغ سرداراں راولپنڈی

پیشکردہ:- کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۲۰۵ کمرشل بلڈنگ متصل ہمراہ قائداعظم لاہور

تقسیم کنندگان:- ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار۔ ربوہ

دوائی فضل الٰہی

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کا خاص نسخہ اولاد نرینہ کے لئے اس کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ نوے فی صد لڑکا پیدا ہوتا ہے قیمت مکمل کورس ۹ ماہ سولہ روپے (۱۶/-)

دواخانہ خدمت خلق ربوہ

میں دیکھا کہ موجودہ صدرِ مملکت ایک کرسی پر بیٹھے ہیں اور اس کرسی پر سے خود اُٹھ کر امری صاحب کو بٹھا دیا ہے۔ چنانچہ کونسل میں جس پارٹی کے لیڈر موجودہ صدر تھے انہوں نے خود کونسل کی پارٹی کا لیڈر اپنی جگہ مرحوم کو مقرر کیا۔ ایک اور احمدی نوجوان نے بھی کافی عرصہ قبل خواب میں دیکھا تھا کہ آپ وزیرِ قانون مقرر ہوئے ہیں۔

تنزانیہ کے ہردلعزیز صدر کو جو "بابائے قوم" کے لقب سے پکارے جاتے اور آزاد تنزانیہ کے بانی ہیں مرحوم پر بہت اعتماد تھا جس کا اظہار ان عہدوں سے ہوتا ہے جو آپ کے سپرد کئے گئے اور جن کا ذکر اُوپر آچکا ہے۔ صدر تنزانیہ قریباً ہمیشہ ہی آپ کو اپنے غیر ممالک کے سفر میں ساتھ رکھتے تھے چنانچہ اس سلسلہ میں آپ امریکہ۔ انگلینڈ، روس، مصر۔ ٹیونس یوگوسلاویہ۔ سینیگال وغیرہ تشریف لے گئے مزید برآں اقوامِ متحدہ میں آپ نے اپنے ملک کی نمائندگی بھی کی جہاں آپ کی پُرمغز تقاریر کو بہت پسندیدگی کی نظر سے دیکھا گیا۔ اقوامِ متحدہ میں اپنے ملک کی نمائندگی کے متعلق بھی آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے پہلے ہی بتا دیا گیا تھا۔ مرحوم کو وفات سے قبل آپ کی آخری آرام گاہ یعنی جنّت کی زیارت بھی کروائی گئی تھی۔ آپ نے اپنے آپ کو ایک بڑی پُرفضا جگہ میں دیکھا اور وہاں ایک مور دیکھا جس سے آپ نے عربی زبان میں گفتگو کی اور پوچھنے پر اس نے بتایا کہ مَیں جنّت کی مخلوق ہوں اور آپ کی خدمت کے لئے مقرر ہوں۔ آپ کی وفات کے متعلق کئی لوگوں نے خوابیں دیکھی تھیں۔ مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب احمدی مبلّغ تنزانیہ نے بھی خواب میں دیکھا کہ آپ مغرب کی طرف دھوئیں میں غائب ہو گئے ہیں اور حقیقتاً آپ کی وفات ایسی اچانک اور خلافِ توقع تھی کہ کوئی بھی اس خبر کو ماننے کے لئے تیار نہ ہوتا تھا۔

صدر تنزانیہ کے ہمراہ آپ ایک غیر ملکی سفر پہ گئے ہوئے تھے وہاں سے واپسی پر بیمار ہو گئے۔ ہر ممکن کوشش کے باوجود آپ کے مرض کا علاج بلکہ تشخیص بھی یہاں نہ ہو سکی۔ پھر صدرِ مملکت نے ذاتی طور پر توجہ دیتے ہوئے آپ کو علاج کے لئے مغربی جرمنی بھجوا دیا لیکن آپ اس بیماری سے جانبر نہ ہو سکے اور نومبر ۱۹۶۴ء میں وہیں پر وفات پا گئے۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔

آپ کی وصیت کے مطابق جنازہ دارالسلام لایا گیا۔ یہیں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔ آپ کے جنازہ میں اس کثرت سے لوگ شامل ہوئے کہ بلا مبالغہ اس سے قبل اور اس کے بعد بھی آج تک کسی لیڈر کے جنازہ میں اس ملک میں اتنی تعداد میں لوگ شامل نہیں ہوئے۔ یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ مشرقی افریقہ کے تینوں ممالک یعنی کینیا۔ یوگنڈا اور تنزانیہ کے سربراہانِ مملکت مرحوم کی تدفین کے موقع پہ ذاتی طور پر موجود تھے۔

مرحوم نے چالیس سال کی مختصر عمر پائی لیکن اس عمر میں ہی اپنی محنت مطالعہ اسلام اور احمدیت کی برکت اور دعاؤں کی وجہ سے غیر معمولی طور پر خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنے۔ اسلام اور احمدیت کی تبلیغ و ترقی میں آپ کی کوششوں کا بہت بڑا دخل ہے۔ آج بھی لوگ ان کو یاد کرتے اور ان کی کمی کو بہت محسوس کرتے ہیں۔ خاکسار کو ایک دوست نے بڑے جذبہ اور محبت کے ساتھ بتایا کہ جب مکرم و محترم حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خاں صاحب تنزانیہ تشریف لائے تو ایک موقع پر جبکہ حضرت چوہدری صاحب مسجد سے باہر تشریف لے جا رہے تھے مرحوم نے آگے بڑھ کر آپ کو جوتا پہنانا شروع کر دیا اور محترم چوہدری صاحب کے روکنے پر کہنے لگے کہ مَیں آپ کی خدمت و عزّت آپ کے کسی عہدہ یا دنیوی وجاہت کی وجہ سے نہیں کر رہا بلکہ مَیں عقیدت کے یہ جذبات محض اس لئے رکھتا ہوں کہ آپ کی آنکھوں نے اس زمانہ کے مامور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مبارک چہرہ دیکھا ہوا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی مرحوم کے تعلق باللہ محنت اور علم کی تعریف فرمائی تھی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کو اس اُمّت کے مجددوں میں سے قرار دیا ہے۔ آپ کا وہ ذکرِ خیر جو ہمیشہ یہاں ہوتا رہتا ہے اور مومنوں کی وہ جماعت جو بطور آپ کی یادگار کے یہاں قائم ہے بتاتی ہے کہ واقعی آپ ایک خدا رسیدہ بزرگ اور ولی اللہ تھے جنہوں نے اپنی نفسانی خواہشات کو ترک کر کے دین کو دُنیا پر مقدم کر لیا تھا۔ خدا کرے کہ ایسے خدا رسیدہ وجود ہمیشہ ہی ہماری جماعت میں بڑی کثرت سے پائے جاتے رہیں۔

آمین ٭

قریشی غلام احمد صاحب مرحوم واقف عارضی کا ذکرِ خیر

(محترم مولانا ابوالعطاء صاحب)

دفتر وقف عارضی میں یہ طریق ہے کہ جب کسی واقف کی طرف سے فارم پُر ہو کر آتا ہے تو واقف نے جس مہینے میں وقف پر جانے کے لئے لکھا ہوتا ہے وہ فارم اسی مہینے کے خاص فائل میں چلا جاتا ہے اور جب اس ماہ کے فارموں کو سامنے رکھ کر وفود بنائے جاتے ہیں تو سارے فارم پوری طرح دیکھے جاتے ہیں۔

ماہِ ستمبر کے فارموں کا جائزہ لیا جا رہا تھا تو محترم جناب قریشی غلام احمد صاحب مرحوم سابق مختارِ عام صدر انجمن احمدیہ کا فارم بھی سامنے آیا جو انہوں نے ۱۳؍جنوری ۱۹۷۰ء کو پُر کیا تھا۔ انہوں نے ماہِ ستمبر میں وقف عارضی پر جانا تھا مگر اللہ تعالیٰ کے حضور سے انہیں پہلے ہی بلاوا آگیا اور وہ مولیٰ کریم کے حضور حاضر ہو گئے۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔

قریشی صاحب مرحوم نہایت نیک طبع اور خاموش کارکن تھے۔ ریٹائرڈ ہونے کے بعد بھی انہیں خدمتِ دین کی عمدہ توفیق ملی ہے۔ وقف عارضی کی بھی سعادت پاتے رہے ہیں۔ اِس سال بھی مرحوم اپنی نیّت کے مطابق اس کا ثواب حاصل کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور انہیں بلند درجات عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو ان کی نیکیوں کا وارث بنائے۔ آمین۔

امراء اضلاع سے درخواست

ہفتہ تحریکِ جدید کے بارے میں جماعتوں کی مساعی کا جائزہ

مکرم امیر صاحب ضلع سیالکوٹ متعدد جماعتوں کا دورہ کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں:۔

"ہفتہ وصولی یکم ستمبر تا ۷؍ستمبر منانے کا اعلان کیا امید ہے کافی وصولی ہو جائے گی۔ وصول شدہ رقوم کو ساتھ ساتھ بھجوانے کی تاکید بھی کر دی گئی ہے۔"

ہفتہ تحریکِ جدید کے ضمن میں جملہ امراء کرام نے اپنے اس فرض کو ادا کر کے وصولی کے کام کو تیز سے تیز کرنے کا اہتمام فرمایا ہوگا۔ اب ضرورت اِس امر کی ہے کہ ضلعی سطح پر جماعتوں کا جائزہ لے کر مرکز کو آگاہ کیا جائے اور جس قدر رقوم جمع کی جا چکی ہوں ان کو مرکز میں اوّلین موقع پہ بھجوانے کا خاص اہتمام فرمایا جائے۔ اگر مرکز میں رقوم بر وقت نہ پہنچیں تو ہفتہ تحریکِ جدید کا فائدہ کما حقہٗ نہیں ظاہر ہو سکتا۔ اس لئے مکرر درخواست ہے کہ رقوم جلد از جلد مرکز میں بھجوا دی جائیں۔

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

جامعہ نصرت کی ممبرات سٹاف اور طالبات کیلئے

ضروری اطلاع

جامعہ نصرت (برائے خواتین) ربوہ کی ممبرات سٹاف اور طالبات مطلع رہیں کہ جامعہ نصرت موسمی تعطیلات کے بعد ۵؍اکتوبر ۱۹۷۰ء کو صبح ساڑھے سات بجے کھلے گا، انشاء اللہ۔

• بورڈرز کو چاہیئے کہ وہ ۴؍اکتوبر کی شام کو ہوسٹل میں پہنچ جائیں۔

(پرنسپل جامعہ نصرت۔ ربوہ)